زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 12:7 آیت

''پس جو کچھ تُم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو
کیونکہ توریت اور نبیوں کی یہی تعلیم ہے۔''

جب ہم زِندگی پر اور دُنیا میں وراثت کے طور پر پیچھے چھوڑی جانے والی چیزوں پر غور کرتے ہیں، تو خُداوند کے کلام کے سنہری اصولوں کا ہم پر گہرا اثر ہونا چاہیے۔

حال ہی میں ہنری ڈیونٹ (Henry Dunant) پر ایک مضمون پڑھ رہا تھا جو کہ سوِس بنک سے تعلق رکھنے والے ایک انتہائی دولت مند گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی وجہ شہرت اُس کی بینک سے متعلق پیشہ وارانہ مہارت نہ تھی، دراصل وہ اپنے کاروبار میں اِتنا ناکام تھا کہ اسے 1867ء میں دیوالیہ قرار دے دیا گیا تھا۔ اُن دِنوں باقی ماندہ زِندگی مفلسی میں بسر کرنا عمر قید کے مترادف تھا جو اس نے کاٹی۔

چونکہ وہ جنگِ سوفرِینو (Soferino) کے انجام کا چشم دید گواہ تھا اور دونوں فریقین کے زخمیوں کی حالتِ زار دیکھ چکا تھا، اِس لئے اِس نے ایک سفر شروع کیا تاکہ حکومتوں، کلیسیاؤں اور تنظیموں کو قائل کرنے کی کوشش کرے کہ وہ تصادم میں متاثرہ فوجیوں اور عام شہریوں کی حوصلہ افزائی اور اِمداد کے لئے ایک تنظیم ریڈکراس (Red Cross) قائم کریں۔

یہ کام اُس نے دولت کے بل پر نہیں کیا بلکہ دِلی اشتیاق (اِنسانی ہمدردی) مسیح کی تعلیمات اور اِبتدائی (رسولوں) اپاسٹلز کے ذریعہ رُوح القدس کی طرف سے عطا کردہ اِیمان کے زور پر انجام دیا۔

رومیوں 12:14-17 آیت

''جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے واسطے برکت چاہو۔ برکت چاہو۔ لعنت نہ کرو۔ خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کرو رونے والوں کے ساتھ روؤ۔ آپس میں یک دِل رہو۔ اُونچے اُونچے خیال نہ باندھو بلکہ ادنیٰ لوگوں کی طرف متوجہ ہو۔ اپنے آپ کو عقل مند نہ سمجھو۔ بدی کے عِوض کسی سے بدی نہ کرو۔ جو باتیں سب کے نزدیک اچھی ہیں اُن کی تدبیر کرو۔''

اپنی اس جانفشانی میں وہ جنیوا کنونشن کا آلہ کار تھا اور 1857 میں انسدادِ غلامی کی حتمی قانون سازی میں شریک تھا۔ اس کامیابی کے حصول کے وقت اس کی جیب میں پھوٹی کوڑی تک نہ تھی اور اکثر اوقات اسے پارکوں میں بنچوں پر سونا پڑتا تھا۔ اس نے اپنے پیچھے کیا زبردست ورثہ چھوڑا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہم سب نوبل پرائز نہیں جیت سکتے۔ لیکن ہم مستقبل کے لئے قابلِ قدر ورثہ چھوڑ کر جا سکتے ہیں جس کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ اس کی عظیم ترین مثال اِس زِندگی اور معاشرے میں دیکھی جا سکتی ہے جہاں والدین، خاندان کے بزرگ اور اساتذہ بچوں کو نہ صرف اس زِندگی میں خوراک، لباس، تعلیم اور رہائش فراہم کرتے ہیں بلکہ ان میں خُدا کا تقدس، اس کی تخلیق پر اِیمان، خُداوند کی محبت اور فضل، کلیسیاء کی قدروقیمت، زِندگی سے پیار، لوگوں کی جان و مال کا احترام، سب کے ساتھ ساتھ خوش اخلاقی اور ہمدردی جیسی خوبیاں ذہن نشین کرا کے دُنیا میں ایک دائمی وراثت چھوڑنے میں ایک قدم اور آگے نکل جاتے ہیں۔

خُداوند یسُوع مسیح کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ اپنانے سے ہم اپنے پیچھے ایک ایسا ورثہ چھوڑیں گے جس سے مستقبل میں یہ دُنیا ایک بہتر مقام بن جائے گی۔

افسیوں 13:4 آیت:

''جب تک ہم سب کے سب خُدا کے بیٹے کے اِیمان اور اُس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل اِنسان نہ بنیں یعنی مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔''

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کوئینز لینڈ

Word of Life — No.26 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 24:5 آیت

''مَیں تم سے سچ کہتا وں کہ جو میرا کلا سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زِندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حُکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نِکل کر زِندگی میں داخل ہو گیا ہے۔''

ہم جو خُدا کے بیٹے کے نام اور اس کے کلام پر اِیمان رکھتے ہیں ہمیں چاہیے کہ موت سے زِندگی تک کا، بڑا قدم اُٹھائیں۔ ہمارے لئے یہ اچھا ہو گا اگر ہم اپنے حوالہ میں یسُوع کے کلام کی باتوں کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔

اس کی اِبتدا سننے سے ہوتی ہے اور جب ہم اپنے دِل کھول دیتے ہیں اس وقت اِیمان، پُرفضل ہوتا ہے (مبارک قرار پاتا ہے)۔ جب ہم اپنے خُداوند کی موت پر غور کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ پر غور کرتے ہیں تو ہمارے جذبات میں اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے دَور کے لوگ جب موت کے بارے میں سوچتے ہیں تو اس پر سنجیدگی سے غور

نہیں کرتے۔ وہ اس مسئلہ سے جان چھڑاتے ہیں اور اپنے ذہن سے جھٹک دیتے ہیں۔

یہ بات قابلِ فہم ہے کہ ہماری زِندگی اور ہمارا رہن سہن جب تک ہمیں راس آتا ہے، ہم اِسے اپنائے رکھتے ہیں۔ ہمارا ایک زمینی مقصد بھی ہوتا ہے جس کے لئے ہم جدوجہد کرتے ہیں۔ ہمیں اوّل الذکر کو آخرالذکر کے ساتھ تبدیل کرنا چاہیے کیونکہ اِس زمین پر ہمارا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں۔ یقیناً ہمارے لئے یہ ایک فطری بات ہے کہ اگرہم خُداوند یسُوع مسیح جیسی زِندگی بسر کریں گے تو ہم لوگوں کی نظروں میں آ جائیں گے۔ ہم اِن لوگوں کی طرح جو خُداوند یسُوع مسیح کونہیں جانتے، خود کو نہ توکسی دوسرے سے منسوب کر سکتے ہیں اور نہ نقاب چڑھا سکتے ہیں۔ البتہ ہم وثوق سے بات کر سکتے ہیں۔ ترغیب دینے والے کو حاوی نہیں ہونے دیتے بلکہ درپیش حقائق پر غور کرتے ہیں۔ ہمیں صلیب کے سایہ میں زِندگی گزارنی چاہیے۔ خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ زِندگی گزارنے میں خُدا ہماری مدد کرے گا۔ اس نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو صلیب پر موت کے حوالہ کر دیا تاکہ ہم ہمیشہ کی زِندگی حاصل کرسکیں۔

خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہم اِس کی زِندگی اور اِس کی موت کے وسیلہ سے اس کی قدرت کے حامل ہو جاتے ہیں۔ .... رومیوں کے نام خط میں پولوس رسول یوں لکھتا ہے اور رومیوں 8:35-39 آیت میں اپنے ایمان کا اِظہار کرتے ہوئے کہتا ہے:

رومیوں 8:35-39 آیت :

''کون ہم کو مسیح کی محبت سے جُدا کرے گا؟ مصیبت یا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

ہم تیری خاطر دِن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔

ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گِنے گئے۔

مگر اُن سب حالتوں میں اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جومحبت ہمارے خُداوندمسیح یسُوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جُدا کر سکے گی نہ زِندگی۔ نہ فرشتے نہ حکومتیں۔ نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں۔ نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اورمخلوق۔''

اگر ہم موت سے زِندگی میں جی اُٹھے ہیں تو ہماری یہ جدوجہد رُوح القدس کے طفیل رہی ہے کہ ہم صاف گوئی اور مُکاشفہ کی زِندگی بسر کریں۔ ہماری مسیحی زِندگی ہمیشہ خوفزدہ اور خطرات میں گھری رہے گی۔ ہمارے اِیمان کو لازماً روشن ہونا ہوگا۔ ہماری زِندگی اکثر سننے اور کرنے کے مابین ٹکڑوں میں بٹی رہتی ہے اور اکثر اوقات ہاں یا ناں کے درمیان متحرک ہوتی ہے۔ ہمیں اِن دونوں میں فرق سے آگاہ ہونے کے لئے ہر وقت جاگتے رہنا اور مستعد ہونا چاہیے۔ ہم یسُوع کی ان باتوں

سے ہرگز اِنکار نہیں کر سکتے، جب وہ کہتا ہے، ’’جاگو اور دُعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو، جسم تو کمزور ہے مگر رُوح مستعد۔‘‘ ہمیں اپنے اندر اور کلیسیاء میں رُوح القدس کو خاطرخواہ جگہ دینی چاہیے؛ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنی دُعاؤں میں رُوح القدس کو زیادہ سے زیادہ وقت دینا چاہیے اور پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ رُوح القدس ہمارے اندر زِندگی اور زور (طاقت) ہے۔

یسُوع کا کہنا ہے، یوحنا 15:16 آیت:

’’جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے۔ اِس لئے مَیں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا۔‘‘

ہمیں مسیح کے فضل کے وسیلہ سے اِس زِندگی ہی میں زِندگی مل جائے گی۔ ہم اکثر ان لوگوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو اگلے جہان میں چلے جاتے ہیں وہ آرام کر رہے ہیں اور ہمارا ذہن ان کی طرف لگا رہتا ہے۔ بے شک ہم جسمانی پیار سے مجبور ہو کر ان کو یاد کرتے ہیں لیکن اگر انہوں نے اِیمان کے مطابق زِندگی گزاری تھی تو ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ وہ ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ کی واپسی کے منتظر ہیں۔

پولوس رسول 1- تھسلنیکیوں 13:4-14 میں یوں لکھتا ہے:

’’اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں اُن کی بابت تم ناواقف رہو تاکہ اَوروں کی مانند جو نااُمید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسُوع مر گیا اور جی اُٹھا تو اُسی طرح خُدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں یسُوع کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔‘‘

جو لوگ اَبدی آرام میں داخل ہو چکے ہیں اور خُدا کی کو محبت کو سمجھ نہیں پائے، ہم خُدا کی شفقت بھری محبت کے لئے ان کی سفارش کرتے ہیں۔ آیئے ہم زبور نویس کے الفاظ سے تسلّی حاصل کریں جو وہ زبور 20:68 میں لکھتا ہے۔

زبور 20:68 آیت:

’’خُدا ہمارے لئے چھُڑانے والا خُدا ہے
اور موت سے بچنے کی راہیں بھی خُداوند خُدا کی ہیں۔‘‘

اپاسٹل ارنسٹ لینزر (مرحوم)
جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: ہوسیع 1:8-11 آیت

’’اور لورحامہ کا دُودھ چھڑانے کے بعد وہ پھر حاملہ ہوئی اور بیٹا پیدا ہوا۔ اور اُس نے فرمایا کہ اُس کا نام لوعمّی رکھ کیونکہ تم میرے لوگ نہیں ہو اور مَیں تمہارا نہیں ہوں گا۔ تو بھی بنی اِسرائیل دریا کی ریت کی مانند بے شمار و بے قیاس ہوں گے اور جہاں اُن سے یہ کہا جاتا تھا کہ تم میرے لوگ نہیں ہو زِندہ خُدا کے فرزند کہلائیں گے۔ اور بنی یہوداہ اور بنی اِسرائیل باہم فراہم ہوں گے اور اپنے لئے ایک ہی سردار مقرر کریں گے اور اِس ملک سے خروج کریں گے کیونکہ یزرعیل کا دِن عظیم ہوگا۔‘‘

ہوسیع نبی جب یہ پشینگوئی لے کر آیا تو یروشلم کی سڑک پر کھڑے ہو کر اس نے براہِ راست پکارا اور لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ خُدا کو ان سے بہت مایوسی ہوئی ہے اور خُدا اب ان سے کہتا ہے کہ وہ میرے لوگ نہیں رہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا خُداوند صلیب پر تھا تو اس وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا جب یہودی قوم نے کہا تھا کہ مسیح کا خون ان کی اور ان کی اولاد کی گردن پر ہو گا (پشت در پشت)۔ مسیح کو افسوس ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب وہ خُدا کے لوگ نہیں ہیں۔ وعدہ یہ تھا کہ اسی مقام پر ایک بڑا وعدہ ان کے ساتھ کیا جائے گا۔ وہ پینتیکوست کا دِن تھا جب رُوح القدس آسمان پر سے آگ کے شعلوں کی سی زبانوں کی صورت میں نازل ہوا تھا اور مسیح کے رسولوں کے اُوپر ٹھہر گیا تھا۔ اور انہوں نے لوگوں میں یہ مُنادی کی تھی کہ اَب ان کو ایک بہتر نام دیا جائے گا یعنی ’’خُدا کے لوگ‘‘۔ وہ رُوح القدس کے کام کے وسیلہ سے خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں کہلانے کے قابل ہو گئے اور اب یہ اس سے بڑی برکت تھی۔

یہ ایک تحریری ثبوت ہے، اس ہجوم میں شامل سب لوگ یہودی تھے جن کا تعلق سارے قبیلوں سے تھا اور ایک بہت بڑا تنازع چل رہا تھا کہ آئندہ بادشاہ کون ہوگا؟ لیکن انہوں نے اس تنازع کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے اُوپر ایک سردار مقرر کر لیا، وہ سردار تھا خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح، اور وہ کلیسیاء کا سر بنا اور جب وہ آسمان پر اُٹھایا گیا تو اسے ابدالآباد سردار کاہن بننے کے لئے مسّح کیا گیا۔ آئندہ بادشاہ بننے کے لئے مسّح کیا گیا، وہ اَبد تک ہمارا نجات دہندہ ہے۔ اس کا کلام سدا قائم رہے گا اگر ہم خود کو اس کے کلام کی سپردگی میں دے دیں گے تو ہم آنے والی بادشاہی میں عظیم اِنعام حاصل کریں گے۔

ہم نے سُنا ہے کہ یہ صرف اس صورت میں ہمیں دیا جائے گا یا ہم اس کو اس خاص نعمت کے ذریعہ سے حاصل کرنے کے قابل ہوں گے جو کلیسیاء کے سردار کی طرف سے عنایت ہوتی ہے جو رُوح القدس کی قدرت کے وسیلہ سے کام کرتا ہے۔

زکریاہ نبی نے اس نعمت کی نوعیت کے بارے میں پشینگوئی کی تھی۔ ہم اس پشینگوئی کو، کونے کے سِرے کے پتھر کے رکھے جانے کی صورت میں مسیح کو دیکھتے ہیں۔ وہ اسے مکمل کرے گا۔ کوئی اس میں دخل انداز نہیں ہوگا۔ یہ اس کا الٰہی حق ہے جسے وہ اپنے رُوح سے جو کہ رُوح القدس ہے حاصل کرے گا۔ اور کلیسیاء کے لئے درکار برکتیں اسے چوٹی کے پتھر میں نظر آئی ہیں جسے دیکھ کر لوگ پکارتے ہیں: ''اس پر فضل ہو فضل ہو۔''

ہم فقط مسیح کے فضل کے وسیلہ سے اِس عظیم وعدہ کا حصہ بننے کے لئے تیار ہونے کے قابل ہوں گے۔ جو صرف رُوح القدس کے کارفرما ہونے سے انجام پائے گا جس کا ذِکر خُدا کی سات آنکھوں کے طور پر کیا گیا ہے جو کُل روئے زمین پر لگی ہوئی ہیں کیونکہ خُدا سب کچھ دیکھتا ہے، خُدا کا رُوح ہر جگہ ہے۔ رُوح القدس صرف ایک جگہ پر ہی نہیں رہتا۔ یہ دُنیا میں ہر جگہ کام کر رہا ہے۔ سات سے مُراد مکمل۔ خُدا کا کامل رُوح اس عظیم دن کے لئے کام کر رہا ہے جب ہمارا خُداوند واپس آئے گا (خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی) اور ہم اس وعدہ کو حاصل کر سکیں گے جو ہمارے ساتھ کیا گیا ہے۔

یہ بنی نوع اِنسان کے ذریعہ کام کرنے کا خواہش مند ہے، مٹّی کے اس برتن کے ذریعہ جسے خُدا نے اپنی بادشاہی کی خوش خبری کا پیغام دُنیا میں لے جانے کے لئے چُنا ہے۔

پولوس رسول لکھتا ہے کہ یہ مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد مسیح کی طرف سے نعمتیں ہیں۔

افسیوں 4:11-13 آیت:

''اور اُسی نے بعض کو رسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دیا۔ تا کہ مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گُزاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے۔ جب تک ہم سب کے سب خُدا کے بیٹے کے اِیمان اور اُس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل اِنسان نہ بنیں یعنی مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔''

ہم مسیح کی نعمتوں سے ہرگز آزردہ نہ ہوں جو آئندہ بادشاہی کے طور پر کلیسیاء کو محبت سے دی گئی ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 30-28:11 آیت

’’اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تم کو آرام دوں گا۔ میرا جُوا اپنے اُوپر اُٹھا لو اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ مَیں حلیم ہوں اور دِل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گے۔ کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔‘‘

باوجود یہ کہ ہمارا خُداوند ہمیں کہتا ہے کہ میرا جوا اپنے اُوپر اُٹھا لو اور سیکھنے کے لئے خوشی کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ آج کا یہ حوالہ بڑا دوستانہ اور تسلّی بخش اور دلکش ہے۔

مالک ہمیں کام کی رپورٹ دینے کا حکم نہیں دیتا بلکہ وہ ہمیں دعوت دیتا ہے۔ اس کے بلانے پر ہمارا ردِعمل کیا ہوتا ہے؟ ہم کس دعوت نامہ کو ترجیح دیتے ہیں؟ یسُوع نے کن حالات کے تحت مدعو کیا؟ یسُوع نے توبہ نہ کرنے والے شہروں خرازین اور بیت صیدا پر افسوس کیا اور کفرنحوم کو ملامت کی۔ حتیٰ کہ ان شہروں میں تعلیم دینے اور اپنی الٰہی قدرت کا خاص طور پر کفرنحوم میں مظاہرہ کرنے کے باوجود بھی (متی 5:8 ,1:9 ,18:9) اسے ابھی تک وہاں ان لوگوں میں اِیمان نظر نہ آیا۔ دراصل یسُوع کفرنحوم میں بس گیا تھا۔ متی 13:4، جس میں وہ ہمیشہ واپس آ جایا کرتا۔ چونکہ خُدا نے خاص طور پر خود کو ان شہروں میں ظاہر کیا تھا، اس لئے ان پر خاص ذمہ داریاں بھی عاید ہوتی تھیں۔ متی 24-21:11 میں دو باتیں واضح کر دی گئی ہیں: پہلی یہ کہ زوردار مُکاشفہ بھی سرکش لوگوں کو قائل نہیں کر سکتا۔ عاجز لوگ ہی خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں۔ دوسری یہ کہ جو لوگ اس کے مکاشفہ کو تسلیم نہیں کرتے یہ فعل ان کے لئے ملامت کا باعث ہو سکتا ہے۔ ’’کوئی نبی اپنے گھر میں مقبول نہیں ٹھہرتا۔‘‘ کیا یہ ہمارے لئے لمحۂ فکریہ نہیں؟

یسُوع کے قبول نہ کئے جانے کو اُس نے اپنے کام کے راستہ میں رُکاوٹ نہیں بننے دیا۔ اس نے ہمت نہیں ہاری اور نہ ہی دست بردار ہوا۔ اس نے اپنی بادشاہی کے راز کو بچوں پر ظاہر کرنے کے لئے اپنے آسمانی باپ کی تمجید کی۔ اور آسمانی بھید مغروروں اور دنیاوی حکیموں (عقل مندوں) پر ظاہر نہیں کئے۔ (1- کرنتھیوں 18:1)

دنیاوی نا مقبولیت سے خُدا کی نجات کے منصوبہ پر عمل درآمد نہیں رُکتا۔ ہماری بے وفائی کے باوجود خُدا کی وفاداری قائم رہتی ہے۔ ہماری بے یقینی کے باوجود بھی خُدا کا یقین قائم رہتا ہے۔ وہ خود اپنا اِنکار نہیں کرسکتا۔ خُدا نااہلی کو نظرانداز کرتے ہوئے مستحق اور تائب لوگوں کے ساتھ اپنے منصوبہ کو جاری رکھ سکتا ہے۔ آیئے ہم اپنی اور کلیسیائی جماعت کی نااہلی پر غوری کریں۔

باپ نے بیٹے کو جو درمیانی ہے، کل اِختیار بخش دیا ہے۔ یسُوع کی باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کن لوگوں کو بلایا

گیا ہے۔ وہ بوجھ سے دبے ہوئے اور محنت اُٹھانے والوں سے مخاطب ہے۔ یسُوع سب کو تازہ دم کرنا اور آرام اور اِطمینان دینے کا خواہش مند ہے۔ جو سیکھنا چاہتے ہیں اور جو سرکش نہیں اُن کو عاجز اور حلیم بنا دیتا ہے۔

ہم جتنا زیادہ اپنی ضرورتوں کو محسوس کرتے اور جتنا زیادہ خُدا کے آگے اپنا دِل کھول دیتے ہیں، خُدا اپنے بیٹے کے طفیل اُتنی زیادہ ہماری مدد کرتا ہے۔ خُدا نے ہمیں پہلے سے جو کچھ نہیں دیا، اس سے متعلق نہیں پوچھتا۔ جو لوگ خُدا کے ساتھ فراخ دِلی سے کام لیتے رہے ہیں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔

اس کا جوا کوئی نیا بوجھ نہیں جو ہم اُٹھا نہیں پائیں گے اور اس کے نیچے کُچلے جائیں گے بلکہ وہ نئ زِندگی کا وسیلہ ہے۔ جوا وزن کو ہلکا کر دیتا ہے۔ مسیح کا جوا یعنی اس کے رُوح القدس کے وسیلے سے ہم خُدا کی مرضی کے موافق زِندگی کی ضروریات کی شرائط پر پورا اُترنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ اس کا جوا خُدا کی شریعت کے مطابق زِندگی بسر کرنے کے لئے ہمارے مقاصد کو معنی اور قوت عطا کرتا ہے۔ اس کے جوئے کے بغیر اور جن حالات میں ہم جی رہے ہیں ہمیں نڈھال کر دیں گے، نقصان پہنچائیں گے اور چھوڑ دینے پر مجبور کریں گے۔ جوئے کے نیچے ہمیں زندگی کے مسائل حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ آخری بات لیکن حتمی نہیں۔ مسیح کا جوا ایک ملازمت کا معاہدہ (کانٹریکٹ) ہے۔

آیئے ہم نہ تو غیر ایمان داروں کے ساتھ اور نہ ہی جھوٹے جُوئے میں جُتیں۔ ہماری زِندگی کا مقصد صرف نام کا مسیحی ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ خُدا اور اِنسان کے مابین خدمت کی بُلاہٹ ہے۔ مسیح کے جُوئے کے بغیر ہم کوئی کام بھی پورا نہیں کر پائیں گے۔

اپاسٹل روڈی گیسمیر (مرحوم)

جرمنی

Word of Life No.29 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: مُکاشفہ 9:7 آیت

"اور ان باتوں کے بعد جو مَیں نے نِگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شُمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اور برّہ کے آگے کھڑی ہے۔"

اِس حوالہ میں یوحنا رسول پر اچھی طرح سے واضح کر دیا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ تھے جن کے جامے برّہ کے خون

میں دھوئے گئے تھے۔ خُدا کے جو خادم ان میں سکونت پذیر ہوں گے ان کو کبھی نہ بھوک لگے گی نہ پیاس، ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں آئیں گے، برّہ ان کی گلہ بانی کرے گا اور ان کو اَبد تک زِندہ رہنے کے لئے آبِ حیات کے چشموں میں سے پانی دے گا۔ سادہ اِلفاظ میں یہ وہ لوگ ہیں جو برّے کی دُلہن بننے کے لئے خُداوند یسُوع کے وسیلہ سے اِس زِندگی میں خود کو تیار کر چکے ہیں۔ ہم سب کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح سے مسیح کی راست بازی کے وسیلہ سے وہ سفید جامے پہنائے جاتے ہیں لیکن ان کھجور کی ڈالیوں کے بارے کیا خیال ہے جن کا ہمارے ہاتھوں میں ہونا ضروری ہے؟ جب ہم اِبتدائی مسیحیوں کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں اور اِبتدائی مسیحیوں کی قبروں پر جاتے ہیں تو ہمیں وہاں صلیب کا نشان دِکھائی نہیں دیتا جیسا کہ آج کل نظر آتا ہے۔ اس کے بجائے وہاں کھجوروں کی ڈالیاں اِستعمال ہوتی تھیں اور عام طور پر اس ملک کی زبان میں اس سے مُراد لفظ ''مسیح'' لیا جاتا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ ہمارا حوالہ اسی رسم پر مبنی تھا۔ اگر ہم مزید تحقیق کریں گے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اِبتدائی کلیسیاء مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے مسیح کی موت پر فتح کے اِظہار کے لئے کلیسیائی زِندگی میں کھجور کی ڈالیاں اِستعمال کیا کرتی تھی۔ کھجور کی ڈالی ہمیشہ شناخت کے لئے اِستعمال ہوتی تھی اور یہ شہادت کی علامت تھی، جو فتح مندی کی روشنی میں اس شخص کے حتمی طور پر جی اُٹھنے کی یقین دہانی سمجھی جاتی تھی۔

بلاشبہ زبور 12:92 کے الفاظ:

''صادق کھجور کے درخت کی مانند سرسبز ہوگا۔

وہ لُبنان کے دیودار کی طرح بڑھے گا۔''

ان الفاظ نے ہمارے حوالہ میں اس علامت اور یقین کے حوالہ سے اہم کردار ادا کیا کیونکہ مسیح کے وسیلہ سے راست بازی کا جامہ ملنا اور خُدا کی بادشاہی میں قیامت کے بعد برومند ہونا دونوں میں باہم تعلق پایا جاتا ہے۔

یہ معلومات حاصل کر لینے سے ہمیں خود سے یہ سوال ضرور کرنا چاہیے کہ اس کا دُلہن کے ساتھ کیا تعلق ہے اور کھجور کے درخت سے دُنیا کو کون کون سے فوائد حاصل ہیں۔ غزل الغزلات جو مسیح کی دُلہن کی شاعرانہ تعریف ہے، اس کی 7-6:7 آیات میں ہمیں بتایا گیا ہے: ''اے محبوبہ! عیش وعشرت کے لئے تُو کیسی جمیلہ اور جانفزا ہے! یہ تیری قامت کھجور کی مانند ہے اور تیری چھاتیاں انگور کے گُچھے ہیں۔''

اس سے ہمیں کھجور کے (راست) قد اور اِستعمال پر غور کرنے میں رہنمائی ملتی ہے۔ کھجور کا درخت زمین سے لے کر اپنے پتوں تک بالکل سیدھا ہوتا ہے۔ اس درخت کی جڑیں بہت گہری ہوتی ہیں۔ یہ جڑیں پانی کی تلاش میں نیچے گہرائی میں چلی جاتی ہیں۔ ہم دُلہن کے (دراز) قد کی پہلی خصوصیت دیکھتے ہیں۔ مسیح کے اِیمان میں گہری جڑ پکڑتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آبِ حیات کی تلاش میں ہونا۔ جڑوں سے ہم سیدھے آسمان کی طرف پروان چڑھتے ہیں اور دنیاوی خوشیوں کی تلاش میں باہر کو نکلتی ہوئی شاخوں سے کج روی اِختیار نہیں کرتے۔ کھجور کا درخت بار آوری میں طویل المعیاد گردانا جاتا ہے۔ کچھ صورتوں

میں دو سو سال سے بھی زیادہ عرصے تک۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہر پشت پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ بارآور رہے اور اِسے اگلی پشت تک پہنچا کر سلسلہ جاری رکھے۔ کھجور کے طرح طرح کے فوائد ہیں۔ دُلہن کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ کھجور کے درخت پر پھل لگتا ہے جس سے موم بنتی ہے۔ جو چیزوں کو محفوظ رکھنے کے کام آتی ہے۔ اس سے چینی بنتی ہے جو دوسروں کی زِندگی میں مٹھاس بھرتی ہے۔ اس سے تیل بھی نکالا جاتا ہے جو خوراک، مسح اور شفائیہ مقاصد کے لئے اِستعمال ہوتا ہے۔ صحت کے لئے اس کی چھال اور نمونے بنانے اور کپڑے رنگنے کے لئے رنگ، چیزوں کو اِکٹھا باندھنے کے لئے لاکھ (رال) اور متبادل مے کے طور پر اس کا ست۔

ہم بڑے واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ دُلہن کو رُوح القدس کی نعمتوں کے اِظہار کے لئے ان سب چیزوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

حزقی ایل نبی کے پاس خُدا کی ہیکل کی رویا تھی جسے دنیا میں تعمیر کیا جانا تھا۔ یقیناً وہ تصور میں ایک رُوحانی ہیکل کو دیکھ رہا تھا۔ بڑی دِلچسپ بات ہے کہ 41,40 ابواب میں اُس نے کھجور کے درختوں کو ایک خاص ترتیب سے لگے ہوئے دیکھا۔ پیغام بالکل واضح ہے کہ اگر ہمیں اِس شمار میں ہونا ہے تو اس کا انحصار برّہ کے خون میں جامے دھونے پر ہے لیکن ساتھ ہی اگر ہم ہاتھ میں کھجور کی ڈالیاں پکڑنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کے درخت کی طرح راست اور بہت بارآور ہونا ہوگا۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنیز لینڈ

Word of Life No.30 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 42:18 آیت

''یسُوع نے اُس سے کہا بینا ہو جا۔ تیرے اِیمان نے تُجھے اچھا کیا۔''

ایک نابینا شخص یریحو کے قریب سڑک پر بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا۔ جب اس نے سنا کہ ایک ہجوم پاس سے گزر رہا ہے تو اس نے پوچھا کہ یہ گہما گہمی کیسی ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یسُوع ناصری پاس سے گزر رہا ہے۔ اس آدمی نے پُکار کر یسُوع سے کہا کہ اس پر رحم کرے۔ لوگ اسے چُپ کرانے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ اور زور سے پکارا۔ یسُوع رُک گیا اور اس آدمی کو پاس لانے کے لئے کہا۔ یسُوع نے پوچھا، ''مَیں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟'' اس آدمی نے منت کر کے کہا کہ اس کی بینائی واپس مل جائے تاکہ وہ اپنی زِندگی جینے کے قابل ہو جائے۔ وہ ضرور مسیح کو جانتا اور اس پر اِیمان رکھتا ہوگا۔ مسیح نے اس

سے جو کچھ کہا اس سے اندازہ لگاتے ہوئے کہ اس کے بینائی پا لینے کی وجوہات کیا ہوں گی؟ خُداوند کی باتیں اور اس شخص کا اِیمان، دونوں یہ مددگار ثابت ہوئے۔

مسیح نے جو کیا وہ آج کے دَور میں تو سب کو معلوم ہے لیکن اس دَور میں فقط چند لوگ اس سے واقف تھے۔ ظاہر ہے یہ وہ لوگ تھے جن پر یسُوع کے معجزے اثرانداز ہوتے تھے۔ جنہوں نے یسُوع کے کام کی گواہی دی اور وہ بھی جنھوں نے یہ خبر پھیلائی جانتے تھے بلکہ خُداوند کے سب معجزات سے بھی آگاہ تھے۔ کچھ لوگ جو ان حیرت انگیز کاموں کے بارے میں پڑھتے اور سنتے ہیں، پوچھتے ہیں کہ ایسے معجزات آج کل کیوں رُونما نہیں ہوتے؟ لیکن کوئی ایک اپاسٹالک مسیحی اپنے ساتھ رُونما ہونے والے خُدا کے حیرت انگیز کام کی گواہی دے سکتا ہے کیونکہ اس پر اس کا اِیمان تھا۔ جب خُداوند باپ کے پاس اپنے گھر لے جائے گا تو پھر وہ دیکھتے ہیں کہ اس نے اپنے فرزندوں کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ ان کی ستائش کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ کیا ہم ان حیرت انگیز کاموں کو دیکھ سکتے ہیں جو آج بھی خُدا کرتا ہے۔ کیا ہم خُدا کے حیرت انگیز کاموں کو آج بھی دیکھ سکتے ہیں؟ خُدا جو کام کر رہا ہے وہ اولاً پانی اور رُوح القدس کے ساتھ نئی پیدائش، اس کی گُناہوں کی معافی، پاک اعشاء کے ذریعہ اس کے بدن اور خون میں شامل ہونا اور خُدا کے رُوح کو متاثر کرنے والا کلام ہے۔

جن شہروں میں مسیح نے اپنے زیادہ تر معجزے کئے، اس کے باوجود اس کے کچھ باشندوں نے اپنے خیالات بدل لئے۔ لہٰذا مسیح نے ان پر افسوس کیا (دیکھیں: متی 11:20-24)۔

ہم جو خُدا کے موجودہ شہر کے باسی ہیں صرف اس کے حیرت انگیز کاموں کی کی گواہی دینے کے خواہش مند ہی نہیں بلکہ ہم خُداوند کی پیروی کرنے اور اس کی مرضی کے مطابق عمل پیرا ہونے کے آرزو مند بھی ہیں۔

مُکاشفہ کی پوری کتاب میں یسُوع نے لودیکیہ کی کلیسیاء کو اس کے رُوحانی نابیناپن اور رُوحانی حالت سے لاعلمی کے بارے خبردار کیا ہے۔ مُکاشفہ 3:17

”اور چونکہ تُو کہتا ہے کہ مَیں دولت مند ہوں اور مال دار بن گیا ہوں اور کسی چیز کا
محتاج نہیں اور یہ نہیں جانتا کہ تُو کم بخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔“

اِس سرزنش میں عام لوگوں کو نہیں بلکہ مسیحی کلیسیاء کو مخاطب کیا گیا ہے۔ یہ مسیحی کلیسیائی جماعت میں آج بھی واجب ہے۔ شیطان خُداوند کے عجیب کاموں کو نہ دیکھنے کے لئے خُدا کے فرزندوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے اور ان کو لاعلمی کی ہولناک بیماری میں مُبتلا کرنے کے لئے نکلا ہوا ہے۔ ایک دفعہ جب متاثرہ شخص اپنی کیفیت سے بے بہرہ ہو جاتا ہے تو اس پر شیطان کا یہ داؤ چل جاتا ہے کہ اسے خُدا کے کلام کی ضرورت نہیں۔

ایسی صورت میں صرف ایک امکان رہ جاتا ہے کہ شفا پانے کے لئے خُداوند کے متلاشی ہوں۔ جو مسیح کے ماننے والے کی اشد ضرورت ہے اور اس کے کلام کو سچے دِل سے قبول کرنا ہوگا، اس سے اس کی بینائی بحال ہونے میں مدد ملے گی۔ جو

رُوحانی بصیرت کا حامل ہوتا ہے وہ اپنی حقیقی حالت کو دیکھ سکتا ہے اور وقت کے ان نشانات کی شناخت کر سکتا ہے جن کے بارے میں مسیح نے کہا تھا:

لوقا 31:21 آیت:

''اِس طرح جب تم اِن باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھوتو جان لو کہ خُدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔''

جو مذبح کے پاس کھلی آنکھوں سے آتے ہیں، وہ خُداوند سے منت کریں کہ وہ اُن میں مسیح اور خُدا کے حیرت انگیز کاموں کی پہچان کی صلاحیت کومحفوظ رکھے۔

بشپ ایڈون ریاض

کینیڈا و یو ایس اے

Word of Life No.31 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1- سیموئیل 22:15 آیت

''سیموئیل نے کہا کیا خُداوند سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں سے اِتنا ہی خوش ہوتا ہے جتنا اِس بات سے کہ خُداوند کا حُکم مانا جائے؟ دیکھ فرماں برداری قربانی سے اور بات ماننا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے۔''

خُداوند کا کلام سیموئیل نبی سے لے کر ساؤل بادشاہ تک جو کہ خُدا کا پہلا چُنا ہوا بادشاہ تھا، اس وقت کے جواب میں تھا جو آج بھی ہماری زِندگی کے ایک سب سے بڑے خطرہ سے ہمیں آگاہ کرتا ہے۔ بادشاہ عمالیکیوں کے خلاف جنگ کرنا چاہتا اور اس نے نبی کی معرفت خُداوند سے پوچھا۔ خُداوند نے بادشاہ کو ان کے خلاف لڑنے کا حُکم دے دیا لیکن اسے ان کی تمام تر املاک کو تباہ کرنا تھا، حتیٰ کہ جانوروں سمیت پوری قوم کو۔

ہم پڑھ سکتے ہیں کہ کس طرح سے بادشاہ اور اس کے کُل لشکر نے خُداوند کے حُکم کی نافرمانی کی، جو خُدا کے حُکم کے منافی تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ اپنی خطا کاری کا اقرار کرتے ہوئے معافی کی خاطر خُدا کی محبت اور رحم کے لئے فریاد کر سکتا تھا، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے جو اگلا قدم اٹھایا دراصل اس کے نتیجہ میں وہ اپنی بادشاہت سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس نے اچھا بننے کی کوشش کرتے ہوئے خود کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی اور سیموئیل کو بتایا کہ صرف خُدا کے حضور قربانی گزراننے کی خاطر جانور رکھے گئے تھے۔ ہمارے حوالہ میں اس جواب کو دہرایا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا قربانی

سے زیادہ اپنے کلام کی فرمانبرداری سے خوش ہوتا ہے۔ سیموئیل نے بادشاہ سے جو اگلی باتیں کہیں وہ بائبل میں بڑی سخت اور پُرزور سرزنش ہے۔ ''کیونکہ بغاوت اور جادُوگری برابر ہیں اور سرکشی ایسی ہی ہے جیسے مُورتوں اور بُتوں کی پرستش۔ سو چونکہ تُو نے خُدا کے حکم کو ردّ کیا ہے اس لئے اس نے بھی تجھے ردّ کیا ہے کہ بادشاہ نہ رہے۔''

خود کو اور اپنے کاموں کو جائز قرار دینے کے سبب ساؤل کے ہاتھ سے اس کی بادشاہت جاتی رہی۔ ہمارے ساتھ بھی ایک بادشاہی کا وعدہ کیا گیا ہے اور اگر ہم بھی ساؤل کی طرح یہی غلطی کریں گے تو ہمارے لئے بھی یہ عمل خطرے سے خالی نہیں۔

مُکاشفہ 21ویں باب کی آٹھویں آیت میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ نئے یروشلم میں شعبدہ بازوں اور بُت پرستوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ شعبدہ بازی جادُوگری ہے اور خُدا کے مطابق اس کی نظر میں اس کے کلام کے خلاف بغاوت جادُوگری کے برابر ہے اور اس کے کلام کے خلاف سرکشی، بُت پرستی کے برابر ہے۔ ہم پہلے ہی دیکھ چُکے ہیں کہ جب ہم اپنے ان کاموں کی جو خُدا کے کلام کے خلاف ہوتے ہیں، اُن کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

اتنی سخت سرزنش کے ساتھ ہمیں چاہیے کہ ہم صحیح راستہ اِختیار کریں جو ہمیں مسیح نے خود دِکھایا ہے، جب وہ کہتا ہے: ''مبارک ہیں وہ جو دِل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔'' خود کو بے گُناہ ثابت کرنا، بغاوت اور سرکشی، دِل کا غریب ہونے سے بالکل مختلف ہیں۔ دونوں کبھی آپس میں مل نہیں سکتے۔

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوینیز لینڈ

Word of Life No.32 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: افسیوں 3:14-21 آیت

''اِس سبب سے مَیں اُس باپ کے آگے گھُٹنے ٹیکتا ہوں۔ جس سے آسمان اور زمین کا ہر ایک خاندان نامزد ہے۔ کہ وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمھیں یہ عنایت کرے کہ تم اُس کے رُوح سے اپنی باطنی اِنسانیت میں بہت ہی زورآور ہو جاؤ۔ اور اِیمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دِلوں میں سکونت کرے تاکہ تم محبت میں جڑ پکڑ کر اور بُنیاد قائم کر کے۔ سب مُقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکو کہ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اُونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تم خُدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ۔ اب جو ایسا قادِر ہے کہ اُس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے

ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔ کلیسیاء میں اور مسیح یسُوع میں پُشت در پُشت اور ابدالآباد اُس کی تمجید ہوتی رہے۔ آمین۔‘‘

1- اس سبب سے مَیں اپنے خُداوند یسُوع مسیح کے باپ کے آگے گھٹنے ٹیکتا ہوں۔

اپنے گھٹنے ٹیکنا، سر جھکانا، سپردگی، اب اس کا دستُور نہیں رہا۔ بیشتر لوگوں کی پرورش انفرادی آزادی کے برعکس ہوئی تھی۔ ان لوگوں کو خود پر بڑا یقین ہوتا ہے اور دوسرے شخص کو حتیٰ کہ ماں اور باپ کو بڑی تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اسی لئے چند ایک لوگوں کی رائے میں ایسی کوئی ہستی نہیں جس کے سپرد خود کو کیا جائے۔ ماسوائے کسی ناگزیر صورت حال کے جیسے کہ ان کے حکامِ بالا یا پھر فوج جہاں ان کو مجبوراً ایسا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر ان کا حقیقی باپ ہو تو وہ بڑی رضامندی اور خوشی سے خود کو اس کے سپرد کردیں گے۔ اگر ہم جاننا چاہتے ہیں کہ حقیقی باپ کیا ہوتا ہے؟ تو ہمیں خُدا کی طرف دیکھنا ہوگا۔ وہ ہماری نگہبانی کرتا ہے، ہمیں ایسے احکامات دیتا ہے جن پر اگر ہم ثابت قدم رہیں تو وہ ہمارے لئے بہت سودمند ہو سکتے ہیں۔ وہ ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم محتاط انداز اپنائے رکھیں۔ وہ ہمیں جانکاری دیتا ہے کہ کہیں ہم جابرانہ انداز میں کام تو نہیں کر رہے، اور ضرورت پڑنے پر ہم ایسے کاموں کے انجام کو بھی محسوس کرسکیں گے۔ وہ ہم پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہم اس کے فرزند اور اس سے مستفید ہونے والے ہیں، سب کچھ کرے گا۔ جب ہم اس احساس کو تسلیم کر لیں گے تو ہم اپنے گھٹنوں کو اور مرضی کو اس کے آگے جھکا دیں گے۔

2- اس کے جلال کی دولت کے موافق

یہ دُنیا طاقت والوں کی ہے۔ خُدا کی دُنیا کمزوروں کی ہے جو اِیمان کے وسیلہ سے قوت پاتے ہیں۔ اکثر یہ گُمنام لوگ ہوتے ہیں، جسمانی طور پر بہت لاغر اور معاشرے کے رحم و کرم پر زِندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی بہت سی مثالیں ہیں۔ ہمیں قوت عطا کرنے کے لئے خُدا کے پاس بے شمار امکانات ہیں۔ جب ہم اس کی قیادت کو تسلیم کر لیتے ہیں تو قوت ہمارے اندر منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی کی ساری مدد سے ہم کلیسیاء کے ارکان، دُعا، کلیسیائی عبادت، بائبل مقدس اور مزید بیشتر چیزوں کے وسیلہ سے کوشش کر پاتے ہیں۔

3- اس کے رُوح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زورآور ہو جاؤ

جسمانی قوت تربیت سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ باطنی انسانیت کا زور ہمیشہ فضل کی نعمت ہوتا ہے۔ ہم اپنے الٰہی باپ سے منت کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیں اور دوسروں کو یہ نعمت عطا فرمائے۔ لیکن کیا واقعی ہم اس کی خواہش رکھتے ہیں؟ ہم کس کے لئے دُعا کر رہے ہیں؟ خُدا کا رُوح اسے ممکن بناتا ہے۔ عطا کرنے والا تو موجود ہے کیا۔ درخواست کرنے والا اس کے لئے تیار ہے؟

4- ......محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے

کلیسیاء کا اصل زور اس بات میں ہے کہ مسیح اُن کے دِلوں میں رہتا ہے۔ ہم پہلے ہی چھوٹے بچوں کو رات کی دُعا میں سکھاتے ہیں: ''سوائے یسُوع کے کوئی اس کے دِل میں نہیں رہے گا۔'' اگر واقعی یہ سچ ہے تو اس کی محبت ہمارے ساتھ راج کرے گی اور ہمارے کام اس کی محبت کے زِندہ نشان ہوں گے۔ اس محبت کو کوئی دبا نہیں سکے گا۔ لیکن یہ کون ہے جو ہمارے دِلوں میں رہتا ہے؟ کیا یہ وقار، بے یقینی، لالچ، حسد، شک، جھوٹ اور بہت کچھ پانے کا تقاضا ہے؟ اس سے مسیح کی اثرانگیزی مرطوب ہو جاتی ہے اور خُدا کے کاموں کو تسلیم کرنے میں رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خُدا چاہتا ہے کہ ہم اس کا فہم حاصل کریں۔

5- ......اس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے

کیا کمرے کی تین اطراف نہیں ہوتیں؟ لیکن ہم اسے رُوحانیت کی رُو سے دیکھتے ہیں۔ لمبائی اور چوڑائی زمین پر ہماری سرگرمیوں کے دائرہ کی نشان دہی کرتی ہے۔ ہمیں اس جگہ پر رکھا گیا ہے اور ہمیں اپنا مشن پورا کرنا ہوگا۔ ہمیں صرف اُونچائی (آسمان) اور گہرائی (جہنم) کے معنی پر کچھ شک گزر سکتا ہے۔ گہرائی کا تعلق دُنیا سے ہے۔ یہ اِنسان کے گُناہ کے سبب سے دُنیا میں وارد ہوئی۔ چوتھی سمت کا تعلق صرف خُدا سے ہے۔ اس کے پاس ہمیں باہر نکالنے اور سرفراز کرنے کا اِختیار ہے۔ اِس لئے صلیب بنائی گئی۔ نجات دہندہ یسُوع جو گہرائی، چوڑائی اور لمبائی ہے، ہمیں آسمان کی طرف جانے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

6- مسیح کی اس محبت کو جان سکو جو سمجھ سے باہر ہے

جب مجھے محبت کا تجربہ اور پہچان ہو جاتی ہے تو مجھے کسی قانون (شریعت) یا ضابطہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب میں محبت کو تسلیم کر لیتا ہوں اور اسے اپنے پورے زور سے آگے پہنچا دیتا ہوں تو یہ الٰہی دانش اور حکمت میں میری رہنمائی ہوتی ہے۔

7- تا کہ تم خُدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ

اگر ہم اِیمان کے مذکورہ بالا اِقدامات کو اپنا لیں گے اور یہ ہماری زِندگیوں کا اہم حصہ بن جائیں گے تو ہم درجہ بدرجہ خُدا کی معموری تک پہنچ جائیں گے۔ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معموری موجود نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہمیں دُعا اور اپنے دِل کا تجزیہ کرتے ہوئے اس کی وجہ دریافت کرنے کی اَن تھک کوشش کرنی ہوگی۔ صرف اِسی صورت میں ہماری زِندگی شان دار، رہنے کے قابل اور حقیقت میں معمور ہوگی۔

آپ خود فیصلہ کیجیے کہ آپ کس چیز سے معمور ہونا چاہتے ہیں؟ یہ فیصلہ آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر یہ خُدا کی معموری ہے تو مندرجہ بالا اقدام کیجیے۔

اپاسٹل گرٹ نوز

جرمنی